روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 18 ؍اکتوبر 2011ء 19 ذیقعد 1432 ہجری 18 ؍اخاء 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 238

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اپنے قبیلہ کے ساتھ مدینہ پہنچے تو خوشی اور مسرت کے ساتھ یہ شعر پڑھنے لگے۔

غدا نلقی الاحبہ . محمداً و حزبہ

ہم صبح اپنے پیاروں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے ساتھیوں سے ملیں گے۔

(مسند احمد۔حدیث نمبر:1855)

دعاؤں اور ہفتہ وار نفلی روزہ کی تحریک کا اعادہ۔جماعتی طور پر پیر یا جمعرات کو روزہ رکھا جائے

حضرت مسیح موعودؑ کی عشق رسولؐ میں ڈوبی ہوئی تحریرات اور خدمات کا تذکرہ

دنیا میں امن، محبت اور بھائی چارے کو قائم کرنے والوں کی تلاش کر کے امن قائم کرنے کی مہم چلائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 ؍اکتوبر 2011ء بمقام نن سپیٹ ہالینڈ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 ؍اکتوبر 2011ء کو نن سپیٹ ہالینڈ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ زمانہ جس سے ہم گزر رہے ہیں وہ زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے دین حق کی برتری تمام ادیان پر ثابت کرنی ہے۔ہم احمدی اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے دین حق کی برتری تمام ادیان پر ثابت کر رہا ہے۔خاص طور پر عیسائیت کے بندے کو خدا بنانے کے عقیدے کے خلاف جس طرح دلائل و براہین اور آسمانی تائیدات کے ساتھ جماعت احمدیہ کھڑی ہے کوئی اور فرقہ اس کا کروڑواں حصہ بھی مقابل پر پیش نہیں کر رہا اور نہ ہی کر سکتا ہے۔عیسائی دنیا اور سعید فطرت لوگ یہ اعتراف کرتے اور تسلیم کرتے ہیں کہ وہ راہ ہدایت احمدیت میں ہی پا رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

حضور انور نے پاکستان سمیت دیگر ممالک میں حضرت مسیح موعود اور جماعت کی مخالفت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا دین حق کی اشاعت اور اس کی برتری ثابت کرنے اور آنحضرت ﷺ کا مقام دنیا پر واضح کرنے کیلئے جو کوشش جماعت احمدیہ کر رہی ہے اس کا اعتراف خود دین حق کی مخالف قوتیں اور مشنری بھی کر رہے ہیں۔ حضور انور نے پاکستان کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ احمدیوں پر قانوناً بعض تنگیاں وارد کی جا رہی ہیں۔وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملک کو ہر طرح کی تباہی سے بچائے۔فرمایا کہ میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں دعا کی تحریک کی تھی اور نفلی روزہ رکھنے کا بھی کہا تھا۔مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔پیر یا جمعرات کا دن رکھ لیا جائے۔بہر حال جو میں نے تحریک کی تھی اس پر جماعت کو بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔فرمایا کہ ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کیلئے اس کے حضور اپنی معمولی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں، ہم اپنے اندر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے دل پیدا کرنے کی کوشش کریں، اپنے اعلیٰ اخلاق کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔دین حق کے حقیقی پیغام کو اپنے اپنے ملک میں پھیلانے کی کوشش کریں۔دین حق کے خلاف اٹھائے گئے الزامات کو دور کر کے دین حق کی خوبصورت تعلیم بھی دنیا کے سامنے پیش کریں۔پس ہالینڈ کی جماعت اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے۔حضور انور نے ہالینڈ کے رہنے والے اس بدبخت شخص جس نے آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے دین کے خلاف دریدہ دہنی کی ہے، کے بدارادوں کا ذکر کرنے کے بعد دنیا کو یہ پیغام دیا کہ دین حق اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تا قیامت دنیا میں رہنے کیلئے آئے ہیں اور رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت دین حق کو نہیں مٹا سکتی۔فرمایا کہ ہالینڈ میں بہت سے ایسے شرفاء بھی ہیں جو اس کے اس قسم کے خیالات اور فعل سے بیزار ہیں۔پس ایسے لوگوں کی تلاش کر کے انہیں دین حق کا خوبصورت پیغام پہنچائیں۔دنیا میں امن، محبت، بھائی چارے کو قائم کرنے والوں کی تلاش کریں۔ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے اور ایک دوسرے کے مذہب کی عزت کرنے والوں کو جمع کر کے دنیا میں امن قائم کرنے کی مہم چلائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے ماننے والوں نے دین حق کی برتری اور آنحضرتؐ کے مقام کو دنیا سے منوانا ہے۔ان کے قدموں میں لا کر رکھنا ہے۔یہ حضرت مسیح موعود ہی تھے جنہوں نے برصغیر میں باطل کی یلغار کو روکا، آپ نے آنحضرت ﷺ کی ناموس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔پھر افریقہ میں ہمارے مربیان نے دین حق کی اشاعت کر کے تثلیث کے قائل لوگوں کو توحید پر قائم کر دیا۔آنحضرتؐ پر درود بھیجنے والا بنا دیا۔حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ مقام محمدیت کے منوانے کیلئے قربان کر دیا۔آپ کے دل میں جو عشق رسول اللہ ﷺ تھا اس کا اندازہ آپ کی تحریرات سے ہو سکتا ہے۔حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے عشق رسول ﷺ پر مشتمل تحریرات پیش کیں۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں ان سے ہم کیونکر صلح کر سکتے ہیں۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے نبی پر جو ہمیں جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔حضور انور نے سعید فطرت لوگوں کے سچی خوابوں اور رؤیا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے راہنمائی ملنے کے بعد احمدیت قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور فرمایا کہ ہمیں مخالفین احمدیت کی روکوں اور مخالفتوں اور گالیوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔پس دعاؤں کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور اس سے مدد مانگیں۔اور اپنے عمل اور علم سے دین حق کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔حضور انور نے آخر پر بیلجیئم کی پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے اور اس کیلئے دعا کی تحریک کی۔

صلوۃ الوسطیٰ کی حفاظت

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 4. اپریل 2006ء میں فرماتے ہیں:۔

’’اس زمانے میں جب ہر طرف مادیت کا دَور دَورہ ہے اس طرف توجہ دینا اور زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ شیطان نت نئے طریقوں سے حملے کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ دل میں یہ وسوسے پیدا کرتا ہے کہ اگر تم نے اس وقت اپنا فلاں دنیاوی کام نہ کیا تو نقصان اٹھاؤ گے اس لئے پہلے اس کام کو نمٹا لو، نماز کا بھی وقت تو ہے لیکن بعد میں اسے جمع کر کے پڑھ لینا۔اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ ہر زمانے میں شیطان نے مختلف طریقوں سے حملے کرنے ہیں، ہر زمانے میں انسان کی مصروفیات مختلف ہونی ہیں۔اس لئے فرمایا کہ ایسی نمازیں جو تمہاری سستیوں اور جو تمہاری دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے وقت پر ادا نہ ہونے کا احتمال ہو یا وہ احتمال رکھتی ہوں ان کی خاص طور پر حفاظت کرو۔ کیونکہ پھر ایک نماز سے لاپرواہی آہستہ آہستہ باقی نمازوں سے بھی غافل کر دیتی ہے۔اس لئے فرمایا ﴿-﴾ (البقرۃ:239) یعنی تم تمام نمازوں کا اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔یہ نہیں فرمایا کہ فلاں نماز کی خاص طور پر حفاظت کرو، درمیانی نماز کی تعریف بھی مختلف لوگوں کے لئے مختلف ہو سکتی ہے۔ہر وہ نماز درمیانی ہے جس میں دوسری ترجیحات نماز کے مقابلے میں زیادہ ہوں اور جب انسان دوسری مصروفیات کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کو تمام دوسرے دنیاوی مفادات پر ترجیح دے رہا ہو گا تو اللہ تعالیٰ ایسے عبادت گزاروں کی ضروریات خود ایسی جگہ سے پوری فرما رہا ہو گا کہ جہاں سے انسان کو گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اللہ تعالیٰ کوئی نیکی بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا اور دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 188)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

اولیاء کا حقائق الاشیاء کا عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک نظریہ اور جدید تجربہ کی گواہی

سائنسی دنیا میں رائے کی بنیاد ٹھوس تجربات اور مشاہدات کی بنا پر قائم ہوتی ہے اور یہی اس کا حسن ہے۔ لیکن جب ایک سابقہ رائے غلط ثابت ہو جائے تو اس کو بہرحال ترک کرنا پڑتا ہے اور اس کو غلط تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ امر سائنسی ترقی کی ناگزیر ضرورت ہے۔ لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک وقت میں سائنسدان اپنی طرف سے ٹھوس شواہد اور حساب کی بنیاد پر ایک قطعی رائے قائم کرتے ہیں۔ اور یہ نظریہ بہت مضبوط اور سائنسی علوم کے بنیادی نظریہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے کچھ پہلو ہوتے ہیں جن کو تسلیم کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر حرف آتا ہے۔ اور یہ نظریہ خدا تعالیٰ کی قادر ذات کے اس کامل تصور سے متصادم ہوتا ہے جس کو قرآن کریم نے پیش فرمایا۔ ایک بڑا عالم اور چوٹی کا ذہن بھی بسا اوقات اس نقص کو محسوس نہیں کر سکتا لیکن جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عرفان عطا ہوتا ہے وہ اس بنیاد پر مذکورہ سائنسی نظریہ کو رد کرتے ہیں۔ اور سائنس سے وابستہ افراد اپنی عقل کے مطابق اس وقت کے مروجہ نظریات کے حق میں جو بھی دلائل میسر ہوں دیتے ہیں۔ لیکن پھر ایک وقت آتا ہے جب کہ سائنسدان خود تجربات کر کے اپنے سابقہ نظریات کو غلط ثابت کرتے ہیں اور بالآخر وہی بات صحیح ثابت ہوتی ہے جو کبھی اللہ تعالیٰ کے پیارے نے فرمائی تھی۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کے ساتھ اپنی ایک گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ رفتار کے اوپر بحث چلی کہ سائنس کا یہ اور خاص طور پر حساب دانوں کا یہ قطعی نظریہ کہ روشنی کی رفتار سے کوئی چیز آگے نہیں بڑھ سکتی تو میں نے ان سے کہا یہ جو حد لگائی جا رہی ہے یہ میں تسلیم نہیں کر سکتا کیونکہ میرے نزدیک خدا تعالیٰ کے اوپر حد بندی نہیں ہو سکتی، خالق کے اوپر نہیں ہو سکتی۔ حساب کھول دیئے باقاعدہ۔ اپنا حساب دان کھول لیا اور نقشے بنائے اور دائرے بنائے اور بتایا کہ یہ دیکھیں حسابی رو سے ناممکن ہے اور فزکس کے نظریہ کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن ہے۔ میں نے باتیں سمجھیں۔ میں نے کہا آپ نے جو باتیں کہی ہیں دلیل کے ساتھ کہی ہیں میں دلیل کا انکار نہیں کر سکتا۔ میں ایک اور بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ بتائیں کہ یہ ساری باتیں آپ کے کائنات کے تصور سے وابستہ ہیں اور مشروط ہیں جواب تک آپ پر ظاہر ہوا ہے۔‘‘

پھر اس کے بعد اس گفتگو میں یہ ذکر آیا کہ کیا اس کائنات میں Ether موجود ہے یعنی ایک ایسا Medium (واسطہ) جو خلا میں بھی موجود ہو اور اگر موجود ہے تو کیا اس کی جگہ اور کوئی Medium (واسطہ) ہو تو اس میں اس سے زیادہ تیز رفتار سے کوئی چیز سفر کر سکتی ہے کہ نہیں۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کہ آئن سٹائن تو قائل تھا مگر اب سائنسدان اس کے قائل نہیں۔

اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی وجود روحانی وجود ہو تو اس کو تو پھر کسی میڈیم کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہاں اصولاً میں اس چیز کو تسلیم کرتا ہوں۔

(الفضل 3 مئی 1997ء)

خلا میں روشنی کی رفتار 29 کروڑ 97 لاکھ 92 ہزار 458 میٹر فی سیکنڈ ہے۔ آئن سٹائن کی مشہور equation یعنی E = mc2 میں C سے مراد روشنی کی رفتار ہے۔ یہ وہ حد رفتار سمجھی جاتی تھی جس پر کوئی چیز سفر کر سکتی ہے۔ سائنسدانوں کے نزدیک کسی مادی چیز کسی ذرہ (Particle) یا کسی قسم کی شعاع کے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ اس سے زیادہ رفتار سے سفر کر سکے۔ اور یہ نظریہ موجودہ طبعی سائنس کے بہت سے نظریات کی بنیاد سمجھا جاتا تھا۔ اور اب تک ہم کائنات کے بارے میں جو کچھ سمجھ پائے ہیں، ان نظریات کی بنیاد میں اس تصور کا بہت کچھ دخل ہے۔

23 ستمبر 2011ء کو سائنسدانوں کی ایک پریس کانفرنس نے فزکس اور سائنس کی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ ایک سائنسدان Antonio Ereditato جو کہ سائنسدانوں کی ایک ٹیم کی نمائندگی کر رہے تھے۔ سائنسدانوں کی یہ ٹیم CERN لیبارٹری جو کہ جنیوا کے قریب ہے اور یورپ کی Particle Physics کی لیبارٹری ہے اور Grans Sasso جو کہ اٹلی میں ہے کے سائنسدانوں پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں لیبارٹریاں کوئی معمولی مراکز نہیں بلکہ اپنے میدان کی چوٹی کی لیبارٹریاں ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ وہ گزشتہ تین سال سے ایک قسم کے تجربہ پر کام کر رہے تھے۔ اور جب کہ انہیں اپنے نتائج کا یقین ہو گیا تو وہ اس تحقیق کو دنیا کے سامنے لا رہے ہیں۔ ان کے مطابق انہوں نے پندرہ ہزار مرتبہ Neutrinos کی شعاعوں (Beams) کو CERN سے Grans Sasso بھیجا ہے۔ اور ہر مرتبہ ان ذرات نے روشنی کی نسبت 1 لاکھ 86 ہزار 282 میل فی سیکنڈ یا 2 لاکھ 99 ہزار 792 کلومیٹر فی سیکنڈ زیادہ تیز رفتاری سے سفر کیا ہے۔ دونوں مراکز میں 730 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ ان ذرات یعنی Neutrinos نے یہ فاصلہ 60 Nanosecond جلدی طے کیا ہے۔ ایک Nanosecond ایک سیکنڈ کا ایک اربواں حصہ ہوتا ہے۔ پریس کانفرنس میں اس سائنسدان نے کہا کہ وہ ابھی اس کے مضمرات پر بات نہیں کریں گے۔ ہم سائنسدان ہیں اور صرف ان حقائق کو پیش کرتے ہیں جن کو ہم جانتے ہیں۔

یہ Neutrinos ایٹم سے بہت ہی چھوٹے ذرات (Sub Atomic Particles) ہوتے ہیں۔ اور ان کا برائے نام Mass ہوتا ہے لیکن صفر سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس پر کوئی چارج نہیں ہوتا اور یہ ٹھوس اشیاء سے بھی با آسانی گزر سکتے ہیں۔

اس اعلان کو سائنسی دنیا میں حیرت اور بے یقینی کے ساتھ سنا گیا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ یہ اعلان چوٹی کی تجربہ گاہوں کی طرف سے کیا گیا ہے بہت سے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ جب تک کوئی اور تجربہ گاہ بھی ان نتائج کی تصدیق نہیں کرتی اس اعلان کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ Steven Weinberg جنہوں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ weak force اور electromagnetic force کو ایک ثابت کرنے کے بارے میں تحقیق کی تھی اور ان کو بھی نوبیل پرائز ملا تھا، انہوں نے اس اعلان کے بارے میں محتاط بیان دیا اور کہا کہ یہ بات مجھے پریشان کر رہی ہے کہ دوسرے ذرات کے بارے میں تحقیق یہ ثابت کر چکی ہے کہ یہ ذرات کبھی روشنی سے زیادہ تیز رفتار سے سفر نہیں کر سکتے۔ اور یہ دعویٰ ایسا ہی جیسا کہ کوئی کہے کہ میرے باغیچے کے نیچے پریاں رہتی ہیں لیکن انہیں صرف تاریک اور کہر آلود راتوں میں ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ اعلان جو کیا گیا ہے یہ وقت کے ساتھ صحیح ثابت ہوتا ہے یہ آئندہ تحقیق اسے صرف حساب کتاب کی غلطی ثابت کر دیتی ہے یہ تو وقت ہی بتائے گا لیکن اب سائنس کی دنیا میں ایسی آوازیں بہرحال اُٹھنی لگ گئی ہیں جو اس نظریہ کی پوری طرح تائید نہیں کرتیں کہ کوئی بھی چیز روشنی سے زیادہ تیز رفتار سے سفر نہیں کر سکتی۔ مثلاً ایک پولش سائنسدان Joao Magueijo جو کہ کیمبرج میں کام کر رہے ہیں ایک عرصہ سے یہ نظریہ پیش کر رہے ہیں کہ کائنات کے آغاز میں روشنی کی رفتار اس رفتار کی نسبت جس پر روشنی اب سفر کرتی ہے بہت زیادہ تھی۔

(تفصیلات کے لئے دیکھیں Faster than speed of light by Joao Magueijo)

اور اب یہ دلچسپ بحث شروع ہو گئی ہے کہ ہماری کائنات کے علاوہ بھی بہت سی کائناتیں موجود ہیں جن کی تعداد اربوں بھی ہو سکتی ہے۔ ان میں طبعی قوانین ہماری کائنات سے بالکل مختلف ہیں۔

(ملاحظہ کیجئے Questions about the Multiverse: Scientific American August 2011)

اسی طرح Quantum entaglement کا نظریہ بھی اس ضمن میں بالکل اور ہی نظریات پیش کر رہا ہے۔ اب مستقبل میں تحقیق کن حقائق سے پردہ اُٹھاتی ہے یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

بیویوں کے حقوق ادا نہ کرنا ظلم اور زیادتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بعض ایسی فطرت کے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ بیویوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے ان پر ظلم اور زیادتی کر رہے ہوتے ہیں، گھر کے خرچ میں باوجود کشائش ہونے کے تنگی دے رہے ہوتے ہیں، بیویوں کے حق مہر ادا نہیں کر رہے ہوتے، حالانکہ نکاح کے وقت بڑے فخر سے کھڑے ہو کر سب کے سامنے یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہاں ہمیں اس حق مہر پر نکاح بالکل منظور ہے۔ اب پتہ نہیں ایسے لوگ دنیا دکھاوے کی خاطر حق مہر منظور کرتے ہیں کہ یا دل میں یہ نیت پہلے ہی ہوتی ہے کہ جو بھی حق مہر رکھوایا جا رہا ہے لکھوا لو کونسا دینا ہے، تو ایسے لوگوں کو یہ حدیث سامنے رکھنی چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اس نیت سے حق مہر رکھواتے ہیں ایسے لوگ زانی ہوتے ہیں۔ اللہ رحم کرے اگر ایک فیصد سے کم بھی ہم میں سے ایسے لوگ ہوں، ہزار میں سے بھی ایک ہو تو تب بھی ہمیں فکر کرنی چاہئے۔ کیونکہ پرانے احمدیوں کی تربیت کے معیار اعلیٰ ہوں گے تو نئے آنے والوں کی تربیت بھی صحیح طرح ہو سکے گی۔ اس لیے بہت گہرائی میں جا کر ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27 فروری 2004ء الفضل ربوہ 11 مئی 2004ء صفحہ 2)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین کی پاک روحانی تبدیلیوں کے روح پرور واقعات

حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور اس میں سب سے اہم اور بڑی چیز نمازوں کی ادائیگی ہے

حضرت مسیح موعود تمام انسانوں کو جمع کرنے اور ایک کرنے آئے ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ بیعت کر کے ایمان میں پختگی حاصل کر رہے ہیں اور

اللہ تعالیٰ اُن کو ایسے نظارے دکھاتا ہے جن سے مزید ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے

جماعت احمدیہ صرف پرانے قصے پیش نہیں کرتی بلکہ آج بھی، اس زمانہ میں بھی، بندے کا خدا سے تعلق جوڑنے کے بے شمار واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود کے آنے سے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ایک انقلاب کی صورت میں لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2؍ستمبر 2011ء بمطابق 2؍تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔مورڈن۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود نے اپنے سلسلہ بیعت میں آنے والوں کو جو نصائح فرمائیں ان میں بنیادی اور اہم نصیحت یہی ہے کہ بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ اپنے خدا سے تعلق جوڑو، اپنے اخلاق کے معیار اعلیٰ کرنے کی کوشش کرو۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''وہ جو اس سلسلے میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلن اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی اُن کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز با جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنے کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 220 مطبوعہ ربوہ)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن لوگوں نے زمانہ کے امام کو مانا ہے یا مان رہے ہیں وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ یہ پاک تبدیلیاں ہم میں پیدا ہوں اور قائم رہیں۔ ایک انقلاب ہے جو اُن لوگوں میں پیدا ہوا ہے اور ہو رہا ہے جنہوں نے بیعت کی حقیقت کو سمجھا۔ مَیں اس وقت اُن لوگوں کے چند واقعات پیش کروں گا جو اپنے اندر بیعت کے بعد ایک انقلاب پیدا کرنے والے بنے ہیں۔ دنیا کی مختلف قوموں، مختلف نسلوں کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے میں ترقی کی ہے۔ نیکیوں کے بجا لانے اور اعلیٰ اخلاق میں ترقی کی ہے۔ اپنے نفس کی خواہشات کو مارنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پابند رہنے میں ترقی کی ہے۔ اپنی روحانیت کے بڑھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ کا خوف اور محبت دنیا کے خوفوں اور محبتوں پر حاوی ہے۔ یہ واقعات مَیں نے جلسہ کے دوسرے دن کی (جو رپورٹ پیش کی جاتی ہے اُس) رپورٹ میں سے لئے ہیں۔ یہ واقعات ہیں جو وقت کی کمی کی وجہ سے اُس وقت بیان نہیں ہوئے تھے اور عنوان بھی بیان نہیں ہوا تھا۔ عنوان یہ ہے کہ ''احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلی'' تو جیسا کہ مَیں نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ بعد میں بیان کروں گا تو آج مَیں یہ بیان کروں گا۔ یہ بڑا اہم عنوان ہے جو پرانے احمدیوں کو بھی ایمان میں بڑھانے اور اصلاح کا باعث بن جاتا ہے اور نئے بھی جب یہ سنتے ہیں تو مزید ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔

امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی لکھتے ہیں کہ جو لوگ احمدی ہو رہے ہیں اُن میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

''عثمان صاحب جو جلسہ سالانہ قادیان 2010ء کے موقع پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے، بیان کرتے ہیں کہ بیعت کرنے سے پہلے میں کبھی کبھار نماز پڑھتا تھا لیکن بیعت کے دن سے ہی نہ صرف پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہوں بلکہ اکثر تہجد ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

خدا کرے کہ ان نومبائعین جن کے اکثر یہ واقعات ہیں اور لکھتے بھی رہتے ہیں ان کا بھی یہ سلسلہ مستقل مزاجی سے چلتا رہے اور جو پرانے احمدی ہیں ہم میں سے جو بعض دفعہ نمازوں میں سستیاں دکھا جاتے ہیں، اُن کو بھی احساس پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو بہت اہم ذمہ واریاں ہیں جس کے بغیر ہمارا بیعت کرنا صرف نام کا بیعت کرنا ہے اور سب سے بڑی اور اہم چیز جو ہے وہ نمازوں کی ادائیگی ہے، اس کی طرف توجہ ہے اور اس کے بعد پھر نوافل کی ادائیگی ہے۔ پس ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ نئے آنے والے کس طرح اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پھر ہمارے ایک (مربی) ہیں طارق محمود صاحب اپر ایسٹ ریجن گھانا کے، وہ لکھتے ہیں کہ:

''گزشتہ دنوں گمباگا کے مقام پر نو احمدیوں کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس موقع پر ایک نو احمدی امام نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم لوگ مسلمان تھے۔ (یہ گھانا کا نارتھ کا علاقہ ہے، اکثریت اُن میں مسلمانوں کی ہے اور وہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ہو رہی ہیں۔ پھر اُس زمانے میں

جب احمدیت گھانا میں پھیلی ہے تو سمندر کے ساتھ ساتھ کے علاقے میں پھیلی، ساؤتھ کے علاقے میں پھیلی جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ عیسائیت سے احمدیت میں شامل ہوئے اور بڑی تیزی سے جماعت نے اُس علاقے میں ترقی کی۔ اور جو مسلمانوں کا علاقہ تھا وہاں مخالفت بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھی سوائے چند ایک کے یا ایک جماعت قائم ہوئی جو وا (wa) کی جماعت تھی جہاں آج سے پچاس ساٹھ ستر سال پہلے، بلکہ شروع میں ہی کہنا چاہئے جب احمدیت وہاں گئی ہے تو احمدیت کا پودا لگا اور پھر جماعت بڑھتی گئی لیکن باقی علاقہ میں نارتھ میں مسلمان ہونے کی وجہ سے شدید مخالفت رہی ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند سالوں سے نارتھ میں بھی بڑی تیزی سے احمدیت کا نفوذ ہو رہا ہے)۔ تو لکھتے ہیں کہ ہمارے جو نو احمدی امام تھے (جو اُن کے ماننے والے ہیں وہ بھی اللہ کے فضل سے اُن کے سمیت جماعت میں شامل ہو رہے ہیں) کہ ہم لوگ مسلمان تھے مگر (دینِ حق) کی حقیقی تعلیم سے بے خبر تھے۔ احمدیت نے ہمیں (دینِ حق) کی صحیح تعلیم سے روشناس کروایا۔ وہ امام صاحب کہتے ہیں کہ مَیں پہلے لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیا کرتا تھا مگر احمدیت کی برکت سے یہ کام چھوڑ دیا ہے اور اب اسے غیر (دینی) سمجھتا ہوں۔ یہ جو تعویذ گنڈے کا کاروبار ہے یہ مسلمان میں عام رواج ہے۔ یہ دنیا میں ہر جگہ ہے۔ صرف ہندوستان پاکستان میں ہی نہیں ہے بلکہ عربوں میں بھی ہے اور دوسرے لوگوں میں بھی ہے۔ یہ بدعات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود نے آ کر دور فرمایا اور فرمایا کہ جو اصل اور حقیقی (دینی) تعلیم ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرو، براہِ راست تعلق پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرو۔ اس پر تمہیں عمل کرنا چاہئے۔

پھر لوکوسا ریجن کے ایک گاؤں کے صدر جماعت سوسوگاجی صاحب بیان کرتے ہیں کہ پہلے مجھے بہت جلد غصہ آ جاتا تھا اور اس حالت میں بیوی اور بچوں کو مارنا شروع کر دیتا تھا اور گالی گلوچ میرا معمول تھا۔ جب سے میں نے بیعت کی ہے نمازوں کی طرف توجہ ہو گئی ہے اور مَیں محسوس کرتا ہوں کہ مجھ میں صبر اور برداشت پہلے سے بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

تو یہ افریقہ کے دور دراز علاقے کے نئے احمدی ہونے والے کی پاک تبدیلی ہے جو اُس میں پیدا ہوئی اور اُس کی وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا، نمازوں کی طرف توجہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانے اور اُس پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ جرمنی کے دورے میں جو میرا گزشتہ دورہ ہوا ہے، اُس میں ایک جرمن نوجوان احمدی ہوئے، اُس نے مجھے یہی بات کہی (مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں) کہ مَیں سخت قسم کا غصیلہ انسان تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر مجھے غصہ آ جاتا تھا لیکن احمدی ہونے کے بعد ایک ایسی تبدیلی پیدا ہوئی ہے مجھے لگتا ہے کہ احمدیت نے مجھے صبر اور تحمل اور برداشت سکھائی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا ہوا اور جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا تو اپنی طبیعت پر کنٹرول بھی پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوئی۔

پھر ایک اور نومبائع دوست نے کہا کہ ہم شراب پیتے تھے، سگریٹ نوشی کرتے تھے، احمدیت قبول کرنے سے ہم نے یہ دونوں چیزیں چھوڑ دی ہیں، بلکہ اگر نمازیں باقاعدہ ہوں، (وہ خود وہ لکھتے ہیں کہ اگر نمازیں باقاعدہ ہوں) تو ان فضول چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں رہتی۔

تو یہ تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں نے قائم کیا کہ نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی، اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھا اور ان سب فضولیات سے، لغویات سے اور گناہوں سے توبہ کرنے والے بنے۔ پس حقیقی نمازیں ہیں جو ان برائیوں سے چھڑانے والی ہو جاتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ جماعت احمدیہ صرف پرانے قصے پیش نہیں کرتی بلکہ آج بھی، اس زمانہ میں بھی، بندے کا خدا سے تعلق جوڑنے کے بیشمار واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود کے آنے سے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ایک انقلاب کی صورت میں لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ قرآنِ کریم کا جو یہ اعلان ہے، یہ دعویٰ ہے کہ (-) (العنکبوت: 46) کہ یقیناً نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے، آج بھی اپنی پوری آب و تاب سے پوری ہو رہی ہے اور اپنی سچائی کا اعلان کر رہی ہے۔ یہ اعلان کہ جو لوگ خالص ہو کر نمازیں پڑھتے ہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں، یہ نمازیں یقیناً اُن کو برائیوں سے اور فحشاء سے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے والی ہیں۔ بلکہ قرآنِ کریم کا ہر دعویٰ ہر پیشگوئی جس طرح اس زمانے میں صحیح ثابت ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے والے لوگ ہیں اُن کے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہیں وہ غیروں کو چاہے وہ ہوں نظر نہیں آ سکتیں۔

پھر ایک نومبائع کے (دعوت الی اللہ) کے شوق کے بارہ میں امیر صاحب غانا تحریر کرتے ہیں کہ جب ہم (دعوت الی اللہ) کے لئے اَپر ایسٹ گئے تو بمباگو (Bimbaago) نامی جگہ پر ایک ٹیچر نے احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو کر بیعت کر لی۔ اس کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ کچھ عرصے کے بعد بولگا (Bolga) (وہاں پر ایک شہر کا نام ہے، نارتھ میں بڑا شہر ہے)، بولگا میں خدام کا نیشنل اجتماع ہوا، (وہ جو ٹیچر تھا جس نے بیعت کی) اپنے ساتھ بیس اساتذہ کو لے کر اس اجتماع میں شامل ہوا اور سب لوگ پہلے ہی اُس کی (دعوت الی اللہ) سے احمدی ہو چکے تھے۔ تو دیکھیں کہ نہ صرف یہ کہ بیعت کی اور اپنی اصلاح کی بلکہ اُن لوگوں میں (دعوت الی اللہ) کا بھی ایک شوق ہے، ایک لگن ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں بڑھ رہی ہیں۔

پھر برکینا فاسو کے ریجن کوپیلا میں سانہ سلیمان ایک احمدی خادم اور اُن کے تین بھائی احمدیت کی آغوش میں ہیں، اِن کے والد جماعت کے شدید مخالف ہیں اور اکثر جماعت کی مخالفت میں اندھے ہو جاتے ہیں اور اپنے بچوں کو گالیاں دیتے ہیں اور گھر سے نکال دیتے ہیں۔ وہاں برکینا فاسو میں ہماری جماعت کے کئی ریڈیو سٹیشن بھی چل رہے ہیں اور جو دوسرے ریڈیو سٹیشن ہیں اُن میں بھی جماعتی پروگرام کچھ گھنٹوں کے لئے نشر ہوتے ہیں۔ تو ایک روز ان کے (ان تین بچوں کے والد نے) ریڈیو لگایا تو (دعوت الی اللہ) کی تعلیم پر ایک خوبصورت درس جاری تھا۔ اس درس کو سننے کے بعد ان بچوں کے والد اتنے متأثر ہوئے کہ سب بچوں کو بلایا اور کہا کہ دیکھو تم جو کافروں کے ساتھ ملے ہوئے ہو، (یعنی احمدیوں کو کافر کہا) کہ باز آ جاؤ اور اس پروگرام کو سنو جو ریڈیو پر آ رہا ہے۔ کتنا خوبصورت پروگرام ہے، یہ ہیں اصل اللہ والوں کے الفاظ۔ والد صاحب کہنے لگے کہ یہ اصل اللہ والوں کے الفاظ ہیں جو دل میں گھر کر جاتے ہیں، دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ یہ پیغام سنو، یہ اللہ والوں کا پیغام ہے تم کیوں احمدیوں کی طرف جھکے ہوئے ہو اور اُن کی باتیں سنتے ہو اور اُن سے متاثر ہو کر اُن میں شامل ہو گئے ہو۔ پھر اِن کے والد صاحب کہتے ہیں سنو یہ ہے (دعوت الی اللہ)۔ تو یہ والد صاحب اس بات کو بالکل نہیں جانتے تھے کہ یہ وقت جماعتی ریڈیو پر جماعتی پروگرام کا ہے۔ پروگرام گورنمنٹ کے ریڈیو پر آ رہا تھا۔ لیکن جب پروگرام کے آخر پر تعارفی نظم احمدیت زندہ باد، احمدیت زندہ باد گونجی تو یہ سننا تھا کہ فوراً موصوف نے ریڈیو بند کر دیا۔ اس پر بچوں نے اُن کو کہا کہ ابا جان! واقعی آپ صحیح کہتے تھے یہی اصل اللہ والے لوگ ہیں جن کے الفاظ دل میں گھر کر جاتے ہیں اس لئے ہم آج پہلے سے بھی زیادہ احمدیت کے ساتھ مضبوط رشتے میں جڑ گئے ہیں۔ پس ان لوگوں کے لئے کوئی راستہ ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود کی تفسیروں اور تعلیم کے مطابق (دینی) احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور وہ تفسیریں جو حضرت مسیح موعود نے قرآنِ کریم کی بیان کی ہیں، اُن کو سنیں۔ کیونکہ آج دنیا میں اس سے بہتر کوئی اور علم دے ہی نہیں سکتا۔

پھر ہمارے ایک (مربی) ہیں ارشد محمود صاحب قرغزستان سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جماعت قرغزستان کے نیشنل صدر سلامت صاحب کے ذریعہ Jildiz Abdullaeva صاحبہ (جو بھی نام ہے اِن کا) نام کی ایک لڑکی نے بیعت کی۔ وہ لڑکی قرغزستان میں موجود امریکن بیس میں کام کرتی ہے۔ وہاں اُس کے ساتھ کام کرنے والے ایک امریکن عیسائی نوجوان نے لڑکی کے نیک چال چلن اور باحیاء ہونے کی وجہ سے اس سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا۔ لڑکی نے کہا کہ مَیں احمدی (-) ہوں اور اپنی جماعت سے پوچھ کر آپ کو کوئی جواب دوں گی۔ چنانچہ وہ مشن ہاؤس آئی اُسے بتایا گیا کہ ایک (......) لڑکی غیر مسلم سے شادی نہیں کر سکتی۔ (دینِ حق) اس کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ اس غیرت منداور نیک فطرت نومبائع بچی نے ......امریکن کی شادی سے انکار کر دیا۔ اُس کی پیشکش ٹھکرا دی۔ اس عیسائی نوجوان نے جو اُس کا بڑا گرویدہ ہوا ہوا تھا، کہا کہ اگر مَیں (دینِ حق) قبول کر لوں تو کیا پھر ہم شادی کر سکتے ہیں؟ تو لڑکی نے جواب میں کہا کہ اگر (دینِ حق) قبول کرنا ہے تو سچا دین سمجھ کر قبول کرو۔ شادی کی خاطر قبول کرنا جو ہے یہ مجھے منظور نہیں ہے، یعنی اگر تم اس لئے قبول کر رہے ہو تو تب مَیں شادی نہیں کروں گی۔ ایک غریب ملک ہونے کی وجہ سے قرغزستان کی لڑکیاں غیر ملکیوں سے شادی کو ترجیح دیتی ہیں۔ لیکن اس بچی نے احمدی ہونے کی وجہ سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اس کیتھولک عیسائی نوجوان نے مسلسل چھ ماہ تک تحقیقات کرنے اور جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد یکم جولائی 2011ء کو (دینِ حق) قبول کر کے، بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی (۔) میں شمولیت اختیار کی۔ اس تحقیق کے سفر کے دوران (جب تحقیق کر رہا تھا یہ نوجوان) اس نوجوان نے احمدیت مخالف ویب سائٹس کو بھی دیکھا، وہاں جا کر بھی مطالعہ کیا۔ اور آخر کار احمدیت یعنی حقیقی (دین) پر ہی اس کا دل مطمئن ہوا اور اُس کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی توفیق

عطا فرمائی۔ پس یہ پاک تبدیلی ہے اور یہی استقامت ہے جس کے لئے دعا کی جاتی ہے، دعا کی جانی چاہئے۔ یہ لڑکی جو ہے نئی احمدی ہوئی، غربت بھی تھی، اچھا رشتہ مل رہا تھا اُس کے لحاظ سے، دنیاداری کے لحاظ سے، لیکن اُس نے دین کی خاطر ٹھکرا دیا۔ اس میں اُن لوگوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ جب بعض بچیاں جو ایسے غیروں میں شادی کو پسند کرتی ہیں جو صرف شادی کی خاطر بیعت کر کے سلسلے میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ قاعدہ بنا ہوا ہے کہ جب تک بیعت میں ایک سال نہ گزر جائے اور لڑکے کا اخلاص نہ دیکھ لیا جائے ہماری لڑکیوں کو عموماً نئے نومبائعین سے شادی کی اجازت نہیں دی جاتی۔ تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ کہیں شادی کی خاطر تو بیعت نہیں کی؟

بعض کمزور ایمان والوں کو، کم علم کو (پہلے بھی جس کا مَیں گزشتہ دنوں میں دو دفعہ ذکر کر چکا ہوں) بعض ویب سائٹس نے وسوسوں میں ڈالا ہوا ہے۔ گو متاثر ہونے والے ایسے چند ایک لوگ ہیں لیکن لوگوں کے دلوں میں بہر حال وسوسے پیدا ہوتے ہیں، بے چینی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ امریکن نوجوان جو عیسائی تھا اس نے مخالف ویب سائٹس بھی دیکھیں پھر جماعت کی ویب سائٹ دیکھی اور موازنہ کیا، پھر دعا کی اور اس کے بعد اُس کے حقیقت سامنے آئی اور اُس نے احمدیت کے ذریعے سے (دین حق) قبول کر لیا۔ تو ہمارے نوجوانوں کو، بچوں کو خاص طور پر جو نئے نئے ابھی ٹین ایج (Teenage) میں ہوتے ہیں بعض دفعہ لوگ انہیں بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو دوستیوں کی وجہ سے اُن کو بھڑکایا جاتا ہے، اُن کو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے اور پھر دنیاوی لحاظ سے بھی کسی کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعلیم دلائل سے بھری ہوئی ہے کیونکہ یہ حقیقی (دین) کی تعلیم ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جہاں بھی اپنے دعوے کی سچائی کو ثابت کیا ہے کسی بھی پہلو سے ثابت کیا ہے وہاں دلیل سے ثابت کیا ہے، اس لئے کوئی کمپلیکس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ضرورت ہے تو ہمیں دینی علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح انصر عباس بھٹی صاحب (مربی) بینن لکھتے ہیں کہ آلاڈا (Alada) ریجن کے گاؤں لوکولی (Lokoli) میں جلسہ نومبائعین رکھا اور اس میں دورانِ تقریر لوگوں کو ایک (مومن) کی ذمہ داریاں بتانی شروع کیں۔ جلسے کی اختتامی تقریب کے بعد ایک غیر احمدی مولوی وہاں آیا اور لوگوں کو بہکانے اور پھسلانے کی کوشش کی کہ اگر تم نے ان لوگوں کو مان لیا ہے، یہ جو لوگ احمدی ہیں تم سب نے آگ میں چلے جانا ہے۔ یہ سب لوگ جہنمی ہو جائیں گے۔ فوراً توبہ کا اعلان کرو اُس نے کہا کہ تمام ائمہ اسلام ان کو جہنمی قرار دیتے ہیں مسلمان علماء جو ہیں، پڑھے لکھے لوگ جو ہیں، امام جو ہیں، اور مسلمانوں کے جو لیڈر ہیں، وہ احمدیوں کو جہنمی قرار دیتے ہیں تو تم کس جہنم میں گرنے لگے ہو؟ یا گر گئے ہو۔ تم لوگ سب ان لوگوں کے ساتھ جہنمی ہو جاؤ گے۔ پھر کہنے لگا کہ پاکستان کے مسلمان ان کو پسند نہیں کرتے، وہاں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ اس پر ہمارے معلم صاحب نے سارے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولوی صاحب ہمارے مہمان ہیں۔ ہم ان کی عزت کرتے ہوئے ان سے صرف یہ پوچھتے ہیں کہ جو یہ کہہ رہے ہیں کیا خدا کے پاک کلام قرآن کریم سے یہ ثابت کر سکتے ہیں؟ کیا قرآنِ کریم اس کی تصدیق کرتا ہے۔ قرآن کو بنیاد بنا کر ہم بات کرتے ہیں۔ اگر قرآن ان کا ساتھ دیتا ہے تو ہم سب ان کی بات مان لیں گے۔ ہاں اگر قرآن ہمارے ساتھ رہتا ہے تو پھر ہم قرآن کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ مولوی صاحب جھٹ بولے، کہنے لگے کہ قرآن کو کیوں لیں۔ بینن کے تمام ائمہ آپ کو غلط کہتے ہیں تو ہمیں قرآن کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ غلط ہیں بس کافی ہیں غلط ہیں کوئی دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ لوگ جہنمی ہیں (دیکھیں خود ہی فیصلہ کر دیا۔ گویا خدا بن بیٹھے ہیں)۔ اس کو دیکھ کر ہمارے نومبائعین جو تھے وہ جوش میں آ گئے۔ وہاں اکثریت نومبائعین کی تھی کہ اگر تمہیں قرآن کی ضرورت نہیں ہے تو ہمیں تمہاری بھی ضرورت نہیں ہے اور یہاں سے نکل جاؤ اور اُسے (بیت) سے نکالنے کی کوشش کرنے لگے۔ ہمارے معلم صاحب نے بڑا اُن کو سمجھایا کہ یہ ہماری جگہ پر آئے ہیں ذرا تحمل سے، ذرا برداشت سے کام لو، اخلاق سے کام لو، یہ طریق اچھا نہیں ہے لیکن لوگوں میں اس بات کو سُن کر اتنا جوش پیدا ہوا کہ اُنہوں نے اُس مولوی کو (بیت) سے نکال دیا۔

تو یہ تو حضرت مسیح موعود کے زمانے سے ہی (-) کا طریق چلا آ رہا ہے۔ پرانے واقعات بھی کئی ایسے ملتے ہیں کہ جب احمدی قرآن کے ذریعہ سے کوئی دلیل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آیات کے ذریعہ سے، تو ہمیشہ یہ لوگ حدیث اور دوسری باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ حدیثیں جن کی اپنی مرضی سے interpretation کرتے ہیں یا دوسرے علماء کی باتیں۔ ایک (رفیق) کا پرانا واقعہ بھی اس طرح ہی ملتا ہے کہ انہوں نے جب بیعت کی ہے تو ایک بڑے عالم کو انہوں نے کہا کہ میں نے احمدی مولوی صاحب کو اس بات پر منا لیا ہے کہ وہ قرآنِ کریم سے وفاتِ مسیح ثابت کر دیں۔ وہ عالم صاحب کہنے لگے کہ میں ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر قرآن سے باہر لا رہا ہوں، دوسری طرف لے کر جا رہا ہوں، تم اُنہیں پھر اُسی طرف لے آئے ہو، قرآنِ کریم سے تو ہم حیاتِ مسیح ثابت ہی نہیں کر سکتے۔ تو یہ تو ان کے پرانے طریقے کار ہیں۔

(ماخوذ از تذکرۃ المہدی مولفہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ 155 تا 158 مطبوعہ قادیان ایڈیشن 1915)

انصر عباس صاحب (مربی) بینن لکھتے ہیں کہ آجاجی ذنبوے (Ndjadji Zimbomy) میں 12 ؍جولائی 2011ء نمازِ مغرب کے بعد (دعوت الی اللہ کا) پروگرام شروع ہوا۔ جب حضرت مسیح موعود کی آمد اور آپ کے ذریعے سے (دین حق) کی ترقی بتائی گئی تو گاؤں والوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم بھی اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں، وہیں جانا چاہتے ہیں جہاں (دین حق) کی ترقی ہو رہی ہے۔ جن کے ذریعہ سے (دین حق) کی ترقی ہو رہی ہے، چنانچہ اُس مجلس میں 167 افراد نے بیعت کی توفیق پائی۔ تو واپس جانے سے قبل ہمارے مربی صاحب نے، معلم نے کہا کہ ہم پرسوں آئیں گے کیونکہ پرسوں جمعہ کا دن ہے اور آپ لوگوں کے ساتھ جمعہ پڑھیں گے۔ یہ لوگ جنہوں نے بیعت کی یہ لوگ پہلے مسلمان تھے اور ان کی حالت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا لیں کہ جب ہم نے کہا کہ پرسوں آئیں گے اور جمعہ پڑھیں گے، تو اس بات پر گاؤں والوں نے بڑی حیرت سے پوچھا کہ جمعہ کیا ہوتا ہے؟ ہم نے تو کبھی جمعہ نہیں دیکھا، نہ کبھی پڑھا ہے، پندرہ سال سے ہم مسلمان ہیں، آج تک کسی مولوی نے ہمارے کسی بڑے مذہبی لیڈر نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ جمعہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ جمعہ والے دن وہاں جا کر جمعہ پڑھایا گیا۔ پھر ان لوگوں کا ریفریشر کورس بھی کیا۔ اُنہیں سمجھایا گیا کہ اصل (دین حق) کی تعلیم کیا ہے، جمعہ کیا ہے؟ نماز کیا ہے؟ عیدین کیا ہیں؟ باقی کیا عبادتیں ہیں، قرآنِ کریم کی کیا تعلیم ہے؟ بلکہ یہ لکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ والے گاؤں میں بھی لوگ احمدی ہوئے تھے، اُنہیں بھی یہاں جمعہ پڑھنے کا کہا گیا کہ اگلی دفعہ یہاں جمعہ آ کر پڑھیں تو یہ جواب ملا کہ ہمارے سالہا سال سے ان گاؤں والوں سے اختلافات چل رہے ہیں۔ (پہلے گاؤں میں جہاں 167 آدمی بیعت کر کے شامل ہوئے، اُن سے ہمارے اختلافات چل رہے ہیں) نہ ہم کبھی وہاں گئے ہیں اور نہ ہی یہاں اُن کا آنا ہم پسند کرتے ہیں۔ دونوں گاؤں کے بڑے پرانے اختلافات تھے۔ پھر دونوں گاؤں والوں کو جو احمدی ہوئے تھے الگ الگ کر کر سمجھایا گیا کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں، احمدی ہونے سے ہمارے اختلافات ختم ہو گئے ہیں، آج ہم دوبارہ ایک ہو گئے ہیں اور ہمیں ایک ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود تو ہر ایک کو جمع کرنے آئے ہیں، اکٹھا کرنے آئے ہیں، ایک بنانے کے لئے آئے تھے تا کہ ہم (......) ایک ہو کر (دین حق) کی ترقی کے لئے آگے بڑھیں اور اس لئے بہر حال ہمیں اکٹھا ہونا چاہئے اور مل کے جمعہ پڑھنا چاہئے۔ چنانچہ دونوں پہ اس کا اثر ہوا اور جو مدتوں کے بچھڑے ہوئے تھے آپس میں لڑائیاں تھیں ہو سکتا ہے قبائلی لڑائیاں ہوں جمعہ کے ذریعہ پھر مل گئے اور اس طرح حضرت مسیح موعود کے جماعت کے ذریعہ سے یوم الجمعہ کا مضمون بھی ایک نئے طریقے سے پورا ہوا۔ پندرہ سال کے بعد ان لوگوں نے جمعہ پڑھا اور پھر اس جمعہ کی برکت سے دونوں گاؤں کے آپس کی رنجشیں بھی ختم ہو گئیں۔

بس جب یہ باتیں ہوتی ہیں تو پھر صرف رنجشیں ختم نہیں ہوتیں، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا ایک مضمون شروع ہوتا ہے۔ پھر ایک دوسرے کی خاطر رحم کے جذبات اُبھرتے ہیں، قربانی کے جذبات اُبھرتے ہیں اور یہی ایک مومن کی شان ہے اور یہی وہ پاک تبدیلیاں ہیں جن کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود آئے۔

پھر امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی تحریر کرتے ہیں کہ محمد مرسلین صاحب 2008ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ بیعت کرنے کے تین دن بعد خواب میں دیکھا کہ آپ کسی پروگرام میں گئے ہیں اور وہاں ایک پرانی سی عمارت کے ایک کمرے میں چلے جاتے ہیں۔ اس کمرے میں دو لوگ اور بھی تھے جو اندھیرا ہونے کی وجہ سے پہچانے نہ جا سکے۔ یہ لکھتے ہیں امیر صاحب، کہ مرسلین صاحب .... کے پاس جاتے ہیں اور جب یہ دیکھتے ہیں کہ لوگ اور بھی ہیں تو .... کو چھُو چھُو کر دیکھتے ہیں پھر .... نے اپنی شہادت کی انگلی چھت کی

طرف اُٹھائی اور یوں لگا کہ پورا آسمان پھٹتا چلا گیا۔ اور یہ لکھتے ہیں کہ مجھے بہت خوبصورت اور دلکش نظارہ جس میں پھولوں کے باغات وغیرہ تھے نظر آنے لگے............ نے پھر انگلی گھمائی اور یہ نظارہ بند ہوگیا۔ آپ کہتے ہیں کہ مَیں نے .... سے کہا کہ میں ممبئی جا رہا ہوں تو............ نے فرمایا کہ آپ پنجاب کیوں نہیں جاتے؟ اس کے بعد کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے یہ واقعہ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو جو اُن کے واقف تھے سنایا، اُنہوں نے کہا کہ یہ............ کا حکم ہے اس لئے ہم قادیان چلتے ہیں۔ تو قائد صاحب کے ساتھ یہ پہلی دفعہ قادیان گئے۔ وہاں دارالمسیح کی زیارت کی، لکھتے ہیں کہ جب بیت الریاضت میں کیا گیا تو مَیں نے اُس کمرے کو ویسا ہی پایا جیسا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس سے میرے ایمان کو بہت تقویت ملی اور دل کو بہت سکون ملا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت میں بھی شامل ہوئے اور ایمان میں بھی ترقی کر رہے ہیں۔

ان نئے شامل ہونے والوں کو ایمان میں ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کے نشانات بھی دکھاتا ہے۔ اس کے چند واقعے پیش کرتا ہوں جو ان دور دراز رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ازدیادِ ایمان کا باعث بنے ہیں اور ہمارے لئے بھی یقیناً بنیں گے۔

امیر صاحب برکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ سیے تینگا (Seytenga) کے رہائشی اور ڈوری ریجن کے ریجنل زعیم انصاراللہ الحاج بُنتی (Bunty) چند ماہ قبل شدید بیمار ہوگئے اور جب اُنہیں ہسپتال لایا گیا تو مقامی ڈاکٹر نے ان کے گھر والوں کو بلا لیا اور کہا کہ اس مریض کا علاج بے سود ہے، یہ اب چند لمحوں کا مہمان ہے، اس لئے اُسے گھر لے جاؤ۔ اس پر ان کو واگا ڈوگو (شہر کا نام ہے) جو وہاں کا کیپیٹل (Capital) ہے وہاں لایا گیا۔ یہاں کے سرکاری ہسپتال میں بھیجا گیا تو وہاں بھی ڈاکٹر نے علاج کرنے سے انکار کر دیا کہ مریض بس چند گھنٹوں کا مہمان ہے جس سے سب گھر والے مایوس ہوگئے۔ اس پر امیر صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اُن سے کہا کہ یہ بات ناممکن ہے۔ ڈاکٹر صرف ظاہری کیفیت پر نظر رکھتے ہیں۔ زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ بھی خلیفۂ وقت کو خط لکھیں اور اسی روز انہوں نے خط لکھا اور مجھے بھی یہاں بھجوایا۔ اور پھر خود بھی سارے ان دعاؤں میں لگ گئے۔ تو کہتے ہیں کہ اس خط کے لکھنے کے بعد اور دعاؤں میں شدت پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ صحت واپس آنا شروع ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے الحاج بُنتی صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوگئے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے کام کر رہے ہیں۔ سب میٹنگز میں شامل ہوتے ہیں اور انصاراللہ کا کام بڑی مستعدی سے کر رہے ہیں۔

اس کے بالمقابل ایک اور گاؤں چلّے (Challe) کے ایک رہائشی کا نام بھی الحاج بُنتی ہی تھا۔ وہ جماعت کا شدید مخالف تھا اور ہر وقت جماعت کے خلاف لوگوں کو اُکساتا رہتا تھا لیکن صحت کے لحاظ سے بہت اچھا تھا اور کوئی بیماری نہ تھی۔ ایک روز گاؤں میں لوگ احمدیہ ریڈیو پر جاری (دعوت الی اللہ) سُن رہے تھے کہ ان صاحب کا وہاں سے گزر ہوا۔ بہت شدید غصے میں آ کر اس نے جماعت کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں ان کی (دعوت الی اللہ) نہ سنو۔ لوگوں نے کہا کہ آپ ان سے راضی نہیں تو نہ سہی مگر گالیاں تو نہ دیں، ان کی ہتک کرنا چھوڑ دیں۔ مگر اس نے کہا کہ وہ ایسا ہی کرتا رہے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ تو اُس رات مکمل صحت کی حالت میں وہ شخص سویا ہے تو اگلے دن اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔ رات کو نا معلوم کس وقت اُس کو کسی قسم کی بیماری کا حملہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو وفات دے دی۔

پورتو نووو (Porto Novo) ریجن بینن کے معلم رائی زکریا صاحب بتاتے ہیں کہ حفیصو صاحب نامی احمدی کا بچہ گم ہوگیا۔ اس پریشانی میں انہوں نے سارے علاقہ کی خاک چھان ماری۔ ریڈیو پر کئی دفعہ اعلانات بھی کرواتے رہے مگر بچہ نہ ملا۔ پریشانی اور بے بسی کی حالت میں اُن کا فون آیا کہ میرا انہیں خیال کہ بچہ ملے۔ معلم زکریا صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اُنہیں کہا کہ مایوسی گناہ ہے۔ ہم تو ایسے امام کو ماننے والے ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس نسخے کو آزما کر دیکھو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ تم بھی دعا کرو مَیں بھی دعا کرتا ہوں، ہم سب مل کے دعا کرتے ہیں تو بچے کے والد حفیصو صاحب کہتے ہیں کہ مَیں سجدے میں پڑ گیا، معلم صاحب کی یہ بات سننے کے بعد اور واسطے دینے لگ گیا کہ اے اللہ! اس علاقہ میں باقی تو کسی نے تیرے امام کو قبول نہیں کیا صرف میں ہی ہوں اکیلا جس نے حضرت مسیح موعود کو قبول کیا ہے اور تیرا امام ضرور سچا ہے۔ مَیں تجھے اس کی سچائی کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے میرا بچہ دے دے۔ کہتے ہیں کہ مَیں کافی دیر دعا میں روتا رہا اور اپنے ربّ سے بچے کی واپسی کی دعا کرتا رہا۔ دعا ختم کرنے کے بعد مَیں اُس راستے سے گھر لوٹ رہا تھا کہ جہاں سے بچہ گم ہوا تھا، ابھی راستے میں ہی تھا کہ اچانک جنگل سے میرا بیٹا مجھے نظر آ گیا۔ تو کہتے ہیں کہ میرے لئے حضرت امام مہدی کی صداقت کا زندہ معجزہ تھا جو خدا تعالیٰ نے مجھے دکھایا۔

پھر امیر صاحب نائیجر بیان کرتے ہیں کہ یہاں ایک دوست محمد ثالث بینک میں ملازم ہیں۔ احمدیہ (بیت) میں نماز پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ (-) تھے، نماز پڑھنے آتے تھے، ابھی تک بیعت نہیں کی تھی)۔ ایک روز انہوں نے بیعت کر لی۔ اُن کے بینک کے افسران اور ساتھی اُنہیں تنگ کرنے لگ گئے کہ جماعت نے اُنہیں کوئی پیسے دیئے ہیں جس کی وجہ سے وہ احمدی ہوئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہیں اس بات کا بڑا دُکھ ہوا کہ یہ لوگ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں کہ میں پیسے لے کر احمدی ہوا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ اُس رات مَیں نے جماعت کی سچائی کے حوالے سے بہت دعا کی کہ اے اللہ! تُو خود میری رہنمائی فرما۔ بظاہر تو یہ جماعت (دینِ حق) کی خدمت میں سب سے آگے ہے مگر اندر کی بات تو مجھے سمجھا دے۔ مَیں تو ظاہری بات کو دیکھ کر بات کر رہا ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا اجتماع ہے، جہاں تک نظر جاتی ہے لوگ ہی لوگ نظر آ رہے ہیں اور سب سے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سٹیج پر اُنہوں نے مجھے دیکھا (لکھ رہے ہیں، اپنے امیر صاحب کو) خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا، سٹیج پر میں کھڑا ہوں اور کہتے ہیں آپ نے بھی سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں اور اونچی آواز میں آپ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دہرا رہے ہیں اور لوگ بھی آپ کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دہرا رہے ہیں اور ایک عجیب سرور کی سی کیفیت ہے۔ محمد صالح صاحب کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی اور میری زبان پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ جاری تھا۔ اس پر یہ بات میرے دل میں میخ کی طرح گڑھ گئی کہ اس دور میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اس خواب کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دلائی کہ میرا جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ درست ہے لہٰذا اب مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں ایمان میں مزید پختہ ہوگیا ہوں۔

تو یہ تھے چند واقعات جو مَیں نے بیان کئے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ بیعت کر کے ایمان میں پختگی حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اُن کو بعض نظارے ایسے دکھاتا ہے جن سے مزید ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا اور کس نے پایا؟ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں...... وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اُٹھا رہے ہیں............ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں۔ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں جنہیں سچی خوابیں آتی ہیں۔ بعضوں کو الہام ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچے تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے۔ اور اُن کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے............

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 307-306)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان و ایقان میں ترقی و مضبوطی پیدا فرمائے۔ ہمارا خالص تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بڑھتا چلا جائے اور کبھی ہمارے ایمان میں لغزش نہ آئے۔

آج جمعہ کے بعد ایک جنازہ حاضر میں پڑھاؤں گا جس کی تدفین آج ہی ہونی تھی اس لئے جمعہ کے بعد پڑھانا ضروری ہے۔ یہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان دین صاحب مرحوم کا جنازہ ہے۔ اس کا شاید پہلے اعلان بھی ہو چکا ہے 27/اگست کی صبح وفات پائی تھی۔ مرحومہ مکرم بابو قاسم دین صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کی بھتیجی اور بابو عزیز دین صاحب کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے، لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ جمعہ کے بعد ان کا جنازہ ہوگا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم آصف جاوید صاحب ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے ماہد جاوید نے بعمر ساڑھے چھ سال بفضل اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچہ کی والدہ مکرمہ راحت جاوید صاحبہ نے بڑی محنت اور لگن سے یہ فریضہ ادا کیا۔ مورخہ 21 ستمبر 2011ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ جس میں مکرمہ بشریٰ ظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ نے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ بچہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب مرحوم آف 93 D ضلع پاکپتن کا پوتا اور مکرم رشید احمد قمر صاحب مرحوم آف ننکانہ صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ بچہ اور اہل خانہ کو قرآن پاک کی تعلیمات کو صحیح رنگ میں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم نوید الاسلام صاحب معلم اصلاح وارشاد مقامی کی اہلیہ محترمہ سعیدہ نوید صاحبہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 11/اکتوبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی روز ان کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے بعد نماز مغرب بیت مبارک میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کے خاوند ان سے نہایت خوش تھے کہ وہ انتہائی اطاعت گزار تھیں۔ نیک دل اور مالی قربانیاں کرنے میں بھی بڑے فراخ دل تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب عمر 80 سال جوہر ٹاؤن لاہور چند ماہ بیمار رہ کر قضاء الٰہی سے مورخہ 8/اکتوبر 2011ء کو وفات پا گئے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مرزا عابد بیگ صاحب جوہر ٹاؤن کے پاس رہائش رکھتے ہیں۔ باقی بچے بیرونی ممالک میں ہیں ان میں سے دو بیٹے مکرم مرزا قیصر بیگ صاحب لندن، مکرم مرزا طاہر بیگ صاحب کینیڈا اور بیٹی محترمہ یاسمین شاہد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا شاہد بیگ صاحب دبئی سے پہنچنے کے بعد مورخہ 10/اکتوبر 2011ء کو مکرم منصور احمد صاحب چٹھہ مربی سلسلہ نے لاہور میں نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور وہاں پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے اسی دن بعد نماز ظہر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ مینیجر نصرت آرٹ پریس نے دعا کروائی۔ مرحوم مکرم مرزا فقیر اللہ بیگ صاحب آف لنگروال کے بیٹے اور مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پتوکی کے داماد اور مکرم حضرت مرزا دین محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے تھے۔ آپ کو پتوکی میں جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت کی سعادت ملتی رہی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک، صالح اور پاک زندگی گزارنے والے تھے جلسہ سالانہ یوکے میں بھی حاضری کی سعادت ملی۔ خلافت سے پیار رکھتے تھے حضور کے ارشاد پر فوری وصیت کروالی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ 1996ء میں وفات پا گئی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے 5 بیٹے مکرم مرزا آصف بیگ صاحب آسٹریلیا، مکرم مرزا قیصر بیگ صاحب لندن، مکرم مرزا عابد بیگ صاحب لاہور، مکرم مرزا حامد بیگ صاحب جاپان، مکرم مرزا طاہر بیگ صاحب کینیڈا، ایک بیٹی یاسمین شاہد صاحبہ متعدد پوتے، پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مشہود احمد صاحب مربی اطفال گوجر خان تحریر کرتے ہیں۔

میری چچی مکرمہ پروین ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم شیخ ظفر احمد صاحب کپورتھلوی حال اوکاڑہ ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ 27 فروری 2011ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسی دن بیت الحمد اوکاڑہ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا بعد نماز مغرب ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ چچی مرحومہ نے نہایت صبر کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کیا اور راضی برضا رہیں مرحومہ نے 5 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اسی طرح میرے چچا مکرم شیخ مقصود احمد صاحب ابن مکرم شیخ حکیم معراج دین صاحب کپورتھلوی حال گوجرانوالہ 2 ماہ کی بیماری کے بعد بعمر 54 سال 24 فروری 2011ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے اور جماعتی کاموں میں مگن رہتے اور چندوں کی ادائیگی میں بھی آگے آگے تھے مرحوم گوجرانوالہ میں اپنے خاندان میں اکیلے ہی تھے لندن سے بھائی اور بیٹی کی آمد کے بعد جنازہ فیصل آباد لایا گیا اور مورخہ 27 فروری 2011ء کو مصطفیٰ آباد کی بیت الحمد میں نماز جنازہ کے بعد فیصل آباد کے مقامی قبرستان گوکھووال میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم نے تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے CCU میں داخل ہیں احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ کو بلڈ پریشر اور معدہ میں تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تصحیح

روزنامہ الفضل میں مورخہ 14/اکتوبر 2011ء کو مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت تحریک جدید کی طرف سے ان کے بھائی مکرم لطف الرحمٰن فاروق صاحب ڈرائیور لجنہ اماء اللہ پاکستان کی وفات کا اعلان شائع ہوا۔ جس میں یہ تحریر ہوا ہے کہ ''جس دن وفات ہوئی دفتر لجنہ اماء اللہ میں عام تعطیل کر دی گئی۔'' محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ بات درست نہیں ہے۔ اس دن دفتر معمول کے مطابق کھلا رہا تھا۔ ہاں البتہ کارکنات تعزیت کیلئے باری باری ان کے گھر جاتی رہیں۔ احباب اس بات کی درستی کر لیں۔

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

کمرشل/ زرعی فارم برائے فروخت
مین سرگودھا۔ فیصل آباد ہائی وے نزد احمد نگر، رقبہ 3۔ ایکڑ، برلب سڑک، فرنٹ 220 فٹ، مکمل پختہ 8 فٹ چاردیواری، 25Kv ٹرانسفارمر، ٹیوب ویل +B-1 کنکشن، دوعدد پختہ پولٹری شیڈز، 35x100 فٹ، 3 عدد پختہ کمرے، ایک عدد ڈیری شیڈ، سرونٹ کوارٹر، ایک عدد خوبصورت انیکسی، خوبصورت لان، پھلدار اور پھولدار درخت و پودے، کمرہ برائے چوکیدار، تمام فارم پر الیکٹرک اور واٹر سپلائی موجود
برائے رابطہ: اعجاز احمد
0300-7702138
0333-6553002

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے

GHP-55/GH: ایمرجنسی ٹانک — گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH: امراض معدہ — بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH: اسہال۔ پیچش — ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH: نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH: حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH: خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔اکتوبر

طلوع فجر	4:45
طلوع آفتاب	6:11
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:35

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
گلٹیاں اور رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم
عطیہ ہومیومیڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

دلہن جیولرز
042-36625923
0332-4595317
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

ربوہ میں پہلی بار
شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی وڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879,0321-2063532, 0333-3532902

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

ہر علاج ناکام ہو تو بفضل اللہ تعالیٰ
HOLISMOPATHY
سے شفاء ممکن ہے۔علاج/تعلیم کیلئے
0334-6372030
047-6214226
بانی ہومیوڈاکٹر سجاد

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell:+92-42-37379311-12, 37634650
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal S/O Mian Mubarik Ali (Late)
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Study In
Canada, Australia, New Zealand, UK & USA
Students may attend our IELTS classes with 30% discount
Education Concern®
67-C, Faisal Town
Lahore
042-35177124/03028411770
Www.educationconcern.com/ info@educationconcern.com
پاکستان کے ہر شہر کے students رابطہ کر سکتے ہیں۔
EC Education Concern®
Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

ضرورت سٹاف
پریس مین، سیکیورٹی گارڈز، لیبر، مالی اور کک کی ضرورت ہے۔خواہشمند احباب اپنے صدر حلقہ کی وساطت سے رابطہ کریں۔
رہائش اور کھانا کمپنی مہیا کرے گی۔
گارڈ کیلئے ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔
جمیل احمد رابطہ نمبر: 0312-7059970

SAEED Jewellers
MS Jewellers
House of Duabi, Indian & singapori Jewellery
Pro:Munawar Saeed
Tel:046-3360708
Cell:0333-8934034
SARAFA BAZAR PIRMAHAL

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram International Money Transfer
INSTANT CASH GLOBAL MONEY TRANSFER
Speed Remit
CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

ضرورت میڈیکل ریپ/سیلز مین
پاکستان کے ہر شہر میں سیلز مین/میڈیکل ریپ درکار ہیں۔تنخواہ کے ساتھ کمیشن بھی دیا جائے گا۔
رابطہ کیلئے: خالد انصر: 0300-4176950
K_ansar@yahoo.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
وقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

FR-10

خوشخبری
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

خصوصی رعایتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلرڈ اپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
CTG اور Fetal Doppler detector دوران حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
0476213944
03156705199